This is a reproduction of a book from the McGill University Library collection.

Title: Tarjumah-yi taqrīr pur tās̲īr
Author: Webb, Alexander Russell, 1846-1916
Publisher, year: Bambaʼī : Maṭbaʻ-yi Fataḥ al-Karīm, [1892?]

The pages were digitized as they were. The original book may have contained pages with poor print. Marks, notations, and other marginalia present in the original volume may also appear. For wider or heavier books, a slight curvature to the text on the inside of pages may be noticeable.

ISBN of reproduction: 978-1-77096-062-6

This reproduction is intended for personal use only, and may not be reproduced, re-published, or re-distributed commercially. For further information on permission regarding the use of this reproduction contact McGill University Library.

McGill University Library
www.mcgill.ca/library

/ Tarjumah-i taqrīr-i pur tās̱īr.

// Vēb, Muḥammad Alagzanḏarkasal

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ

ترجمہ تقریر پر تاثیر

برحقیقت دین اسلام بفرامجی کاوسجی انسٹیٹیوٹ بمبئی
بروز پنجشنبہ بعد از نماز مغرب دہم نومبر سنہ ۱۸۹۲ عیسویہ
جناب محمد الکزنڈر رسل ویب صاحب سابق کونسل جنرل امریکہ بمقام منیلا
جزائر فیلیپین

باہتمام جناب بدرالدین خلف الصدق جناب عبداللہ صاحب
قوزپیشکار مجلس دعوت اسلام بامریکہ

بمبئی

بمطبع فتح الکریم بحلیۂ طبع آراستہ گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام

التماس مترجم

بهار جانفزا را باز من آثار می بینم
خزان روپوش گشته صحن پر ازهار می بینم

بهر سو سبزه زاری می نماید خرّم تازه
ز رشحات فیوض حق جهان گلزار می بینم

بشوق شاهد گل عندلیبان زمزمه گویان
بناز دلربائی کبک خوش رفتار می بینم

ز غمزه چشم نرگس خود اشارتها کند چیزی
هوا از طیب سنبل جمله عنبر بار می بینم

به پیشگوئی این خرّمی سوسن زبان تا صد
به لسانیت وآیل زبان در کار می بینم

چه نوروزیست این یا عید یا اقبال ما روشن
که از خواب گران امریکه را بیدار می بینم

بلند همت برادر ویب تک خانمان گفته
بامدادش کنون افضال حق را یار می بینم

بتو دادار بی همتا مترجم التجا دارد
بزودی آر آنروزی کزان آثار می بینم

ای حضرات ناظرین وای باشندگان دنیای قدیم آج آپکے ہاتھون ہین وہ مضمون ہے جسکو بجلسۂ عام نئی دنیا کے ایک معزز و عالی ہمت نومسلم نے بیان کیا۔ کیسا معزز جسکے اظہار اعزاز کی نسبت کونسل جنرل کے دو لفظ کافی۔ کیسا عالی ہمت جسکی عالی ہمتی جتانے کے لئے اُسکا جلیل القدر عہدہ کو جو سالانہ اٹھارہ ہزار کی آمد کا وثیقہ ہو محض اشاعت اسلام کے لئے ترک کرنا وافی ثبوت ہی۔ آپ حضرات مسٹر احمد ولیم ہنری کوئیلیم رئیس لورپول کی قبولیت اسلام اور اسکی

اشاعت کی سعی سے واقف ہونگے ۔ ہمارے معزز نو مسلم مسٹر محمد الگزنڈر رسل ویب بھی سفارت دُنیوی کو چھوڑ سفارت دین اسلام پر کمربستہ ہین ۔ للہ الحمد ہرآن چیز کہ خاطر میخواست ؂ آخر آمد زپسِ پردہ تقدیر پدید ۔ سُبحان اللہ کیا شان کردگار ہے کہ یورپ وامریکہ کے گمراہ باشندون کی ہدایت کے لئے انہی کی قوم سے معزز و منتخر اشخاص کو مشرف باسلام فرماکر اسکے اشاعت کی ہدایت بخشتا ہی ورنہ کجا یورپ وکجا ہندستان یورپ وامریکہ کے حالات سنکر بارہا چند مسلمانان ہند نے اشاعت اسلام کا تہیہ کیا مگر بوجہ کم توجہی قومی ناکام رہے ۔ اب وہ زمانہ انشاء اللہ عنقریب ہی جسکی آرزو مُدتون سے ہمین تھی اور امید ہی کہ یورپ کے دینی بھائیون کی سعی سے جو کامیابی ظہور پذیر ہوئی اور ہوگی دیکھتے ہین اور دیکھینگے ۔

ہمین اظہار مشکوریت معززین وعمایدین مسلمانان بمبئی ورنگون وکلکتہ وحیدرآباد لازم ہی کہ جن حضرات کی سعی نے ویب صاحب کا ملاقاتی بنایا اور بغایت ممنونیت جناب بدرالدین صاحب قور وحاجی عبداللہ عرب صاحب ضروری ہی کہ آپ دونون حضرات نے کارروائی اشاعت اسلام بامریکہ مین زحمت گوارا فرمائی اور دست بدعا ہین کہ پروردگار عالم اس کار خیر کے معاونین کو جزائی خیر عطا فرمائے اور جناب محمد ویب صاحب کو اشاعت اسلام مین کامیابی بخشئے آمین ثم آمین

اسمای حاضرین بجلسہ منعقدہ بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۹۲ء

روز پنجشنبہ بزیر صدارت جناب قاضی محمّد صالح صاحب لونڈے

جناب ہز اکسلنسی قادری بے
جناب حسینی بے
جناب موسیٰ بھائی تھار یاٹوپن
جناب بدرالدین صاحب قور
مسٹر سندر ناتھ دینا ناتھ کھوٹے
جناب مولوی فرحت اللہ صاحب
جناب مولوی عبدالرزاق صاحب
جناب نجم الدین طیب جی صاحب
جناب ابراہیم احمدی صاحب
جناب منشی محمد باقر صاحب
جناب حسین میاں صاحب چربہ گھے
جناب حسن میاں شرف الدین
جناب ابراہیم رحمت اللہ صاحب
جناب عبدالغنی صاحب مہمطولے

مسٹر مسس ہنری بالینٹائین
جناب احمد بھائی حبیب بھائی صاحب
جناب حاجی سلیمان عبدالواحد صاحب
مسٹر کرسنداس چھبیلداس بیرسٹرایٹ لا
مسٹر اردیشر فرامجی موس رانبینا
جناب سید فخرالدین ابوبکر صاحب لعیدروس
جناب فتح علی شیخ احمد صاحب
جناب امیرالدین طیب جی صاحب
جناب مولوی محمد یوسف صاحب کھٹکھٹے
جناب حاجی عبداللہ عرب صاحب
جناب محمود میاں شرف الدین خان
مسٹر پرسوتم داس وبزاونداس
جناب عبداللہ بھائی لال جی
جناب منشی شیخ احمد صاحب

علاوہ حضرات مرقومۃ الصدر قریب پانسو کے اور حضرات تشریف فرما تھے –

ترجمہ تقریر پُر تاثیر جناب محمد الگزنڈر رسل ویب صاحب

مجھسے پوچھا گیا ہی کہ مجھہ ایسے ایک امریکن نے جسکا مولد و مسکن ایسی سرزمین ہو جو
برائے نام موسوم بعیسائیت ہو اور ایسا تربیت یافتہ جسنے برس بہترین منبر کے زیر سایہ تعلیم
پائی ہو (یعنی متعصبین عیسائی واعظین کا تلمیذ) کیونکر مذہب اسلام کو اپنا رہنمائی حیات
قرار دیا - مین بلا تردد اور بیقین کامل سے جواب دیسکتا ہون کہ مین نے مذہب اسلام کو بعد
کامل تفتیش و تحقیق اور مُطالعہ کتب کثیر جمیع ملل و ادیان سے بہتر و اعلیٰ پایا اور دنیا
بھر کے مذاہب مین مذہب اسلام ہی کو انسان کی روحانی ترقیات کے پورا مطابق سمجھا
مگر میرا یہہ جواب پورا تسکین دہ نہوگا جبتک کہ آپسے بالتفصیل بیان نکرون کہ مین کیونکر
مشرف باسلام ہوا - مین اپنی قبولیت اسلام کی حقیقت سے پہلے یہہ بیان کیا چاہتا ہون کہ
حضرت محمد صلعم نے کیا ہدایت فرمائی اور آپکا طریق و مذہب مغربی دنیا کے باشندون (اہل
یورپ) کے لئے جنکے خیالات وسیع اور تعصب سے بری ہین ایک متوسط الخیال عیسائی کی نسبت
بدرجہا زیادہ تر قبول کیا جانیکا مستحق ہی - اور اس استحقاق کو صرف ایک لکچر مین مکمل و
مشرح بیان کرنا جو تشفی بخش محققین ہو ناممکن نہین تو محال ضرور ہی لہذا ملتمس ہون کہ
حتی الوسع بیان کرنے کی آپ مجھے اجازت دینگے مین اوایل عمر مین ان لڑکون ایسا نتھا جنکا
طبعی میلان مذہب کی جانب ہوتا ہی اور نہ مین اس بات کا اقرار کرسکتا ہون کہ ابتداء عمر سے
مین ایک ایسا نیک چلن لڑکا تھا جسے مائین اپنے دوسرے بچون کے عبرت دلانے کے لئے نظیر
پیش کرتی ہین - مین اپنے شہر کے پربن بہترین مذہبی مدرسہ مین مجبوراً جایا کرتا تھا
اور پادری صاحب کے طول طویل اور الجھن بھرے وعظ کو جس حالت مین کہ میرا دل روز

روشن کی جھلک ہین چشموں کا بہنا اور رنگ برنگ پھولون کا کھلنا اور طیور کا چہچہانا جو اپنے خالق مطلق کی یاد دہانی کا تسلی بخش وعظ سناتے ہین مشتاق ہوتا جبراً وکرہاً سنتا تھا ایام طفولیت مین عیسائیت میری دلاویزی نکر سکی اور جسوقت میری عمر بیس سال کو پہنچی اور ایک گونہ خودمختار ہوگیا اسوقت گرجا کے تقید سے مجھے اسقدر وحشت ہوئی کہ مین اسے چھوڑکر اور طرف کو بھاگ نکلا اور آجتک اسکی طرف رُخ نکیا اور آخرکار اسکی سخت غلطیون سے مجھے واقفیت ہوئی اور غیرمکمل ہونے کے پورے پورے ثبوت ملے تو کامل یقین ہوگیا کہ مذہب عیسائی تزکیہ نفس ونجات اُخروی کا ہرگز ذریعہ نہین ہوسکتا۔ خوش قسمتی سے میرے مزاج مین تحقیق کا مادہ ودیعت کیا گیا تھا جسکی وجہ سے مین ہرشی کے لئے دلیل طلب کرتا جسکے پیش کرنے مین علماء اور عوام عیسائی عاجز تھے مجھسے بجواب دلیل کہا جاتا کہ یہ اسرار ہین یا کہا جاتا کہ تیری فہم اس کے سمجھنے مین قاصر ہے۔ یہ کہ کوئی شئی مذہب عیسائی مین ایسی نہ پائی جو اطمینان قلب کو شافی اور عقل سلیم کے لئے کافی دلیل ہوا ور چونکہ عیسائیت سے بحالت ناامیدی سواد ہریت کوئی دستگیر نہ ملا اور اس بحر ناپیدا کنار مین چندسال تک مثل کشتی بے ملاح بادِ مخالف کے ہاتھون تھپیڑین کھاتا رہا۔ عرصہ گیارہ سال کا گذرا کہ بتائید ایزدی مجھے تحقیق مذاہب مشرقی کا شوق پیدا ہوا جسکی ابتدا مین نے بطور عامہ محققین مذہب بودھ سے کی مین اسکی تفصیل سے آپکی سمع خراشی نکرونگا مگر ضروری موَر پر اکتفا کر کے عرض کرتا ہون کہ اُس زمانے مین مجھے تیرہ ہزار جلدون کے کُتب خانہ پر دسترسی تھی اور بلا ناغہ پانسات گھنٹے کی فرصت پھر اس عرصہ مین مسائل حیات وممات کو جانچتا رہا اور متلاشی اس امر کا تھا کہ مذاہب دنیوی کو ان مسائل سے کیا ربط ہے۔ گو میرا دماغ اثر پذیر نہ تھا تاہم تحقیق کا شایق تشریح پسند اور تعصبات مذہبی سے مبرا۔ چونکہ مین غریق دریای دہریت تھا میرا رجحان طبع علم عناصر کے حکما کی جانب بڑھا اور آخر انھین بھی اپنا سا ظلمت جہالت مین پھنسا پایا وہ مجھسے انسان کے رگ وریشہ کے نام ومقام وکام کی تفصیل بیان کرسکے مگر زندہ اور مردہ کے فرقِ صحیح کو نہ بتلا سکے وہ مجھے ہرایک پیڑ و پودے کے نام وخواص سے آگاہ کرسکے مگر نشو ونما پانے

اور پھل پھول کے اصلی حالات بیان کرنے سے عاجز رہے انسان کی پیدایش اور چند روزہ زندگی بسر کرنے کے بعد مرجانے کا حال بیان کرسکے مگر یہہ نہ دکھلاسکے کہ وہ کہان سے آیا اور کہان گیا ہمیشہ ان معمات کے حل مین انکی دماغی قوت ناکام رہی - ایک ماہر فن طبعیات کو یہہ کہتے سنا کہ ان امور کو توگر جاسے تعلق ہی جسکے جواب مین کہا گیا کہ گرجا تو ان امور کے حالات سے بالکل بے بہرہ ہی تب تو وہ غایت درجہ کو مایوس ہوکر ذیل کے الفاظ کہکر چپ ہوگیا کہ تو اسکا پتا نہ مین بتلاسکتا ہون اور نہ علم طبعیات

مین نے اکثر تصانیف حکمای فلسفہ مثل مل . لاک کینٹ ہیگل فچ ہکسلی وغیرہ کا جو حیوانات و نباتات و جمادات کی حالات پہ بڑے زور و شور سے بحث کرتے ہین بغور مطالعہ کیا مگر ایک کو بھی اس بات کا شارح نپایا کہ روح کیا چیز ہی اور وجود خاکی سے علیحدہ ہونیکے بعد اسکا کیا حال ہوتا ہی گویا کیفیات روحی سے انھین مطلق حس نہین - مین خیال کرتا ہون کہ قطع نظر نفس روح کے جسکا علم خدا کو ہی کیفیات روحی کی تحقیق مین اگر کسی کو یہہ کہتا ہوا پاتا ہون کہ تجھسے ان امور کی تشریح کوئی بیان نہ کرسکیگا تو قائل کے اس قول کو سراپا غلط اور قائل کو کور باطن کہنے مین مجھے تامل نہین ہوتا بہت سے پاک طینت شریف النفس انسان جو طبعیات کے کسی فرقے کے پیرو نہ تھے مسئلۂ مذکورہ کا عمدہ دلائل و براہین سے ثبوت دیتے ہین مین نے اپنی نسبت جو کچھہ بیان کیا اسکا ماحصل اسیقدر ہی کہ مین نے کسی کے اشتعال دینے یا ورغلانے سے یا بوجہ متذلل الاعتقاد ہونے کے یا محض فوری جوش کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ میری مستقل و صادق تحقیق اور حق جوئی کا نتیجہ ہی

اب ہمین دیکھنا چاہیے کہ اسلام کیا چیز ہی -

اگر کوئی شخص مجھسے سوال کرے کہ تو جلد جواب دے کہ فرق اسلام کے عقاید کیا ہین - تو مجھے جواب مین اسیقدر تردد اور ناکامیابی ہوگی جسقدر یہہ کہنے مین کہ فرق عیسائی کے عقاید کیا ہین کیونکہ جس طرح قسطنین سے آج تک عیسائی علمانے متعدد فریق ٹھہرالئے

ہین جنکی تعداد پچاس تک ہی جو آپس مین ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری سمجھتا ہی باوجودیکہ ہر فریق اپنا مستخرج و مستنبط بائیبل کو قرار دیتا ہی اسیطرح علماء اسلام نے بھی قطع نظر صوفیۂ کرام کہ جنکا میلان روحی تعلقات کی جانب ہی بہ معانی کلام اللہ واحادیث رسول اللہ صلعم مختلف الرای ہوئے ہین شرکت کی ہی جسکی وجہ سے ہر فریق اپنے آپ کو ناجی تصور کرتا ہی باوجودیکہ کئی عقاید ایسے ہین جنھین غالبًا کل مسلمان بطور اصول کے مانتے ہین

عقاید اسلام کی تقسیم چھہ حصون پر منقسم ہی - پہلا حصہ توحید[۱] ہی - اعنی خدا کو ایک ماننا تمام مخلوقات کا خالق جاننا ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ کو رہیگا اسکی ذات بے شبہ و نظیر سامع و بصیر ہی وہ ارحم الراحمین وحی و قیوم ہی - دوسرا حصہ فرشتون[۲] پر ایمان لانا کہ نور سے پیدا کئے گئے ہین اور تذکیر و تانیث اور خواہشات نفسانی اور ضعف انسانی سے انھین کوئی واسطہ نہین - تیسرا حصہ ایمان لانا کتب[۳] سماویہ پر کہ کل کتابین منزل من اللہ ہین اور بذریعۂ وحی بمعرفت جبریل علیہ السلام وقتًا فوقتًا نازل ہوئین اور ان سب مین قرآن حضرت صلعم پر نازل ہوا - چوتھا حصہ ایمان لانا انبیا[۴] پر جنھین برگزیدہ حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہم السلام تھے - پانچوان حصہ ایمان لانا روز حشر[۵] پر اور اس وقت کے انصاف پر کہ جس وقت کل مخلوق انسانی اپنے خالق کے دربار مین جمع ہوگی اور موافق عمل کے سزا و جزا پائیگی جسکی کیفیت مین البتہ اختلاف ہی - چھٹا حصہ ایمان لانا تقدیر خیر و شر پر اعنی وہ مقدرات جسکو پروردگار عالم و عالمیان نے قبل خلقت زمین و آسمان لوح محفوظ پر ثبت فرمایا ہی جسے تدابیر انسانی پھیرنیکا مجاز نہین رکھتین - گو بظاہر یہہ امر اختیارات انسانی کو مانع ہو مگر غور سے دیکھا جائے تو یون نہین ہی - ماحصل تقریر مذکورہ سے یہہ ہی کہ اگر موجودہ عیسائیت کو اسکے قبیح عقاید سے مبرا کیا جائے تو اسلام اسکے اصول عقاید صحیحہ سے مطابق پایا جائیگا - یہہ وہی مرکز ہی جس سے مختلف

خطوط قائم ہوئے - یا کرۂ شمسی ہی جس کی شعاعین کم وبیش نظام عالم پر پرتو فگن ہین

ارکان اسلام پانچ ہین - پہلا رکن شہادتین دوسرا رکن نماز تیسرا رکن روزہ چوتھا رکن حج پانچوان رکن زکوٰۃ جنکی تصدیق وتعمیل ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہی

اب ہمین دیکھنا چاہیے کہ ہماری شریعت کا مصدر و ماخذ اصلی کیا ہی یا دوسرے الفاظون مین کہا جائے تو ہمارے پیغمبر صلعم کون تھے اور آپکے حالات کیا تھے یہہ باتین وہ ہین جنکی تفہیم سے میرے ہاتھہ ایک گوہر بے بہا لگا جسے آج تک حوادثات زمانہ سے کوئی حرج نہ پہنچا حالانکہ اسکی نقص وشکست مین متعصبین و نامنصف عیسائیون نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا مگر اسکی صادق آب و تاب نے جھوٹے اتہامات ومہمل بیانات و پوچ ولچر دلیلون کے غبار سے وہ جھلک دکھلائی جو میرے اطمینان قلب اور آپکی خاطر جمعی کے لئے کافی دلیل ووافی ثبوت ہی - دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ آنحضرت صلعم کی اولوالعزمی وعالی ہمتی کا پورا ثبوت دیتی ہین کہ نبی عربی صلعم نے حق جوئی وحق رسائی مین کبھی ان چیزون کی خواہش نہ کی جو دنیا دارون کو عزیز ہوتی ہین حتّٰی کہ آپنے خویش واقارب سے منھہ موڑا تکلیفین جھیلین مصیبتین اٹھائین معاندین کی طعنہ زنی پر پورے استقلال سے صبر کیا بیجا اور دلشکن اعتراضات کی کچھہ پروانہ کی اور کامل تبلیغ کے بعد عندالوفات فقر وافلاس کو اپنی خانگی زندگی کا گواہ چھوڑا یہہ باتین ایسی ہین جنکا اقرار و اعتراف غالباً عیسائی محررون کو بھی ہی جس کے ثبوت کے لئے ہماری شہادت کی ضرورت نہین مشہور حکایت ہی کہ ایک نوجوان نے عیسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ مین کونسا عمل کرون جسکے عوض مین حیات ابدی حاصل ہو آپنے فرمایا کہ جس قدر ملکت تیرے پاس ہو بیچکر للہ مساکین وغربا کو تقسیم کردے صلیب کاندھے دھر اور میرے پیچھے ہولے -

اس قسم کی حکایات کی نظیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات تقدس صفات موجود ہین کہ آپنے بذات خود کل املاک کو صدقہ دیدیا اور حق رسائی مین تکالیف و مصائب کی برداشت کی یہان تک کہ مشرقی دنیا کے حصہ مین بنیاد اسلام قائم ہوگئی - محررین حالات آنحضرت صلعم نے ثابت کردیا ہی کہ آنحضرت صلعم اوائل عمر مین متحمل المزاج بردبار تیز فہم مشہور تھے آپ اپنے ہم عمر لڑکون سے ملتے مگر لہو و لعب سے ہمیشہ بری رہے عالم شباب مین راستبازی اور صاف گوئی مین آپ شہرہ آفاق تھے آپ مندین شفف اور سخی تھے تجارت مین آپ کی دیانت داری پر کبھی حرف نہ آیا - اہل مکہ کی مدتون کی آرزو جو لفظ الامین کی نسبت تھی آپ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ نے پوری کردی کیا یہہ ممکنات سے ہی کہ ایسا قدسی صفات جس نے پچاس سال تک حق جوئی و حق رسائی مین سعی فرمائی ہو وہ ایک لخت ایسا ہوجائے جیسا کہ نامنصف ہٹ دھرم عیسائیون نے لکھا ہی - مین نہ مانونگا ہرگز نہ مانونگا - مشہور عیسائی محررون نے ابتک کوئی منصفانہ رای آنحضرت صلعم کی نسبت قائم نہ کی جسکی وجہ محض انکا تعصب و تدبر ہی انکی کوڑ مغزی و خام خیالی نے کبھی موقع نہ دیا کہ راہ ضلالت سے نکالنے والی باتون پر غور کرین اور آخر الامر انکی خام خیالی نے انھین یہی سمجھایا کہ اگر محمدؐ نے ہمارے عقائد کو تسلیم نکیا تو نعوذ باللہ منہا وہ دھوکہ باز تھے باوجودیکہ یہہ بھی کہتے ہین کہ ایسا پاکباز و نیک چلن غیبی کیون نہوا - مین کہتا ہون کہ اگر عیسائی تثلیث کے الجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کرتے تو اسلام کے صاف اور سیدھے مسئلہ کے سمجھنے مین انھین کبھی تحیر نہوتا یہہ بات تو مسلم الثبوت ہی کہ آنحضرت صلعم کی دنیوی ترقی تاوقتیکہ آپ دین حق کی تعلیم فرماتے رہے ایسی تھی جسکی خواہش بہت سے آپ کے ہمعصر نوجوانون کے دلون مین تھی آپ کے خویش و اقارب متمولین عرب سے تھے آپ کے چچا ابو طالب آپ کے والدین کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش و غور و پرداخت مثل ایک شفیق و مہربان باپ کے کرتے

رہے ۔ محافظت کعبہ نسلاً بعد نسل آپ ہی کے خاندان پر منحصر تھی اور حاکم شہر محافظ کعبہ ہی ہوتا تھا ۔ اگر ذرہ بھر طمع دنیوی آپ کو ہوتی تو ضرور تھا کہ آپ باوجود معزز و ممتاز ہونیکے اسکو ہاتھ سے نہ دیتے ۔ مگر نہیں ۔ آپنے بعوض اسکے وہ طریقہ اختیار کیا جو بدرجہا بہتر تھا اگرچہ اسکے اختیار کرنے مین سخت مصیبتین پیش آئین مگر آپ نے مطلق اسکی پروانہ کی اور کبھی اپنے کامون مین مایوسی کو دخل نہ دیا ۔ آپ کے حالات زندگی سے لازم ہی کہ مبتلای حرص وطمع جو دینھم درا ھمھم کے مصداق ہین غیرت و عبرت حاصل کرین آپکی ریاضات شاقہ اور غار حرا کی حالت تجرید سے آپ واقف ہونگے کہ مدتون حالت مجاہدہ مین آپ کی غذا نان جوین اور چھارے تھے بلکہ مہینون چھارے پر ہی گذارا کیا اور وہ بھی سیر ہوکر نہ کھائے غار حرا وہ متبرک و منور مقام ہی ۔ جس جگہہ آپکو پیغام خدا پہنچا جسکے پرتو نے دنیا سے ظلمت کو مٹا دیا ۔ آنحضرت صلعم کی زوجہ مطہرہ ہر کام مین آپکی خدمت بجالائین اور غار حرا سے لوٹتے وقت جسقدر دولت کہ ستنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی املاک سے آپ نے پائی تھی اور جو کچھہ آپکے پاس تھی للہ غربا و مساکین کو خیرات کردی ۔

شمائل و خصائل آنحضرت صلعم پر عاقلانہ رای قائم کرنے اور انبیاء سابقین علیہم التحیہ والتسلیم سے نسبت پیدا کرنے مین آپ کے قبل بعثت و بعد بعثت کی مسلم الثبوت روایات سے کام لینا ضروری ہی ۔ قبل بعثت آنحضرت صلعم پر جو اسرار منکشف ہوئے آپ نے علانیہ اسکا اظہار نہ فرمایا ۔ آپ کا ترقیات دنیوی سے ترک تعلقات کرنا جسکو معاندین نے نعوذ باللہ آپ کی کم فہمی پر محمول کیا اور ترک کرنے کے وجوہات کی نسبت کہا کہ اسکا سبب نہ آپکے دوستون کو معلوم تھا اور نہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے تھے ۔ بعد بعثت آپ نے تبلیغ رسالت عام طور پر شروع فرمائی اور معاندین کے طعن آمیز اور تہتک بیز اقوال پر تحمل فرمایا جسکو اکثر مورخ بہ غم انگیزی و دلریزی بیان کرتے ہین ۔ آیا کوئی نبی ایسا گذرا ہی جس نے تبلیغ رسالت مین دشوار گذار راہین طی کرنے کے عوض گلون کا فرش پایا ہو ۔ کسی نے نہین اور کبھی نہین دنیا راستبازی

اور حق گو کی مخالف اور جانی دشمن ہی آنحضرت صلعم کے دعوت نبوت نے جس طرح قریش کی آتشِ غضب مشتعل کی جس کی وجہ سے قریش نے آپ کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائین - نبی ناصری کے دعوے کے پورا مطابق تھا جسکے سبب یہود کے ہاتھون انھین ویسی ہی مصیبتین گوارا کرنا پڑین - آنحضرت صلعم نے قریش سے ارشاد فرمایا کہ مین رسول خدا ہون اور مجھپر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہی کہ عرب کو راہ ضلالت سے نکالکر راہ نجات دکھلاؤن اور بت پرستی و بداخلاقی کو جو تدبر اور کم فہمی کا نتیجہ ہی مٹاکر خدا پرستی و نیک اخلاقی سے جلا دون بار بار آپنے سامعین کے تحیر مٹانے اور تصدیق دلانے کے لیے ارشاد فرمایا کہ مین کوئی فرشتہ نہین ہون بلکہ تمھارا سا انسان تمھاری طرح جسمی ساخت رکھتا ہون مجھہ مین بھی فطرتی میلان اور خواہشین ودیعت کی گئی ہین مجھہ پر وحی نازل ہوتی ہی مجھے اسرار و حالات حیات و ممات سے آگہی بخشی گئی ہی - میرے ترکِ تعلقات و سعی وافر کی غرض یہہ ہی کہ تمھین وہ طریقہ سمجھاؤن جس سے حیات ابدی و فرحت دائمی نصیب ہو - عیسی علیہ السلام کو تبلیغ رسالت مین جو دقتین پیش آئین اور مصیبتین گوارا کرنا پڑین جسکی نسبت غلط روایات کا یہودیون اور عیسائیون نے دفتر بنایا اور مصلوبیت کو مان رکھا ہی -

آنحضرت صلعم کا دعوۂ نبوت ایسا ہی تھا جیسا کہ ابراہیم و موسی و عیسی و الیاس علیہم السلام وغیرہ کا تھا آپ کا دعوہ کوئی نئی قسم کا نہ تھا بلکہ اسی حقیقت کے ثبوت کی آپ سعی فرماتے جو ہم متلاشیان حق کے لئے محفوظ و مستور تھی - عیسی علیہ السلام کا فرمانا کہ نہ مین خدا ہون اور نہ خدا کا بیٹا گو گمراہ عیسائیون نے آپکو متہم کیا ہی - آنحضرت صلعم نے بھی اسی طرح بشریت کا اظہار فرمایا - یحیی انجیل باب ۷ آیت ۵۸ مین ایک قول مرقوم ہی جو عیسی علیہ السلام کا سمجھا جاتا ہی اور جسکی تشریح مین شارحین نے غلطی کی ہی اگر اصل یونانی انجیل سے ترجمہ کیا جائے تو سوا دعوۂ نبوت کے دوسری بات نہین پائی جاتی وہو ہذا (تحقیق تحقیق کہ پہلے ابراہیم تھے مین ہون) - جسکے صریح اور صحیح معنی یہہ ہین کہ بالتحقیق مجھسے پہلے ابراہیم تھے اسیطرح مین بھی نبی مرسل ہون - آپ نے اپنی نبوت کے ثبوت مین اگلے انبیاء علیہم السلام

کی نبوت کی تصدیق کر دی علمائی اسلام کی یہہ دلیل قابل وقعت ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلعم کی نسبت پیشنگوئی کے ساتھ یہہ فرمایا کہ آپ میری امت کو راہ راست دکھلائینگے - تقریر بالا سے بخوبی اس امر کا ثبوت ملتا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام نے جس دین کی تعلیم فرمائی وہی اسلام تھا جس سے ہم مشرف ہین - آنحضرت صلعم کا کوئی قول ایسا نہین ہی جو اصول عقائد دین مین سچی عیسائیت سے متغایر ہو بلکہ اسے پورا تطابق و تماثل ہی - آنحضرت صلعم بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو عیسیٰ روح اللہ ابن مریم نبی مرسل کے الفاظون سے باتحاد و اعزاز یاد فرمایا کرتے تھے البتہ نامی و رسمی عیسائیت کے فاسد عقائد و اتہامات کے سخت مخالف تھے - آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ وقتاً فوقتاً ہدایت بندگان خدا کے لئے نبی مبعوث ہوتے رہے تا انھین ضلالت سے بچاکر سیدھا راستہ سجھائین اور طمع و حرص کی بری عادتون سے چھڑاکر راہ مستقیم دکھائین یہی سلسلہ تا اختتام نبوت جاری رہا اور الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام کی شان آپ کی ذات مجمع الصفات سے ہویدا ہوئی

جو لوگ حکمت اسلامیہ سے واقف ہین انھین ان باتون کی پوری تصدیق حاصل ہی مگر عیسائی اس فقرہ سے متعجب ہو کر کہہ اٹھیگا کہ کیا اسلام کو حکمت سے بھی تعلق ہی؟ - مین کہونگا کہ ہان ای برادر گم کردہ راہ - اسلام عین حکمت ہی اور حکمت بھی حکمت روحانیہ - آپ اپنے چپ و راست قدرتی دلچسپیون کا مشاہدہ کیجئے - پودے کا نشو و نما پانا - پھولون کا آنا اور بعد چندے پژمردہ ہو جانا - سیارون کا گردش معینہ پر گھومنا دن رات کا گھٹنا بڑھنا - مد و جذر کا ہونا - یہہ کل امور قابل غور ہین ان حیرت افزا مناظر کا سلسلہ بغیر تبدیل و تغیر منتظمانہ جاری ہی اور یہہ انتظام کسی قوی قوت اور غیبی قدرت کی زیر حکمی کا ثبوت دیتا ہی - ہم خوشۂ انگور کو درخت نارجیل پر لگا ہوا

نہین پاتے اور نہ زقوم کو انجیر کا پھل دیتے دیکھتے ہین - بلکہ ہر ایک پھل اپنے ذاتی پیڑ پر
پھل کر اگر غذای حیوانی نہین ہی تو وہین پژمردہ ہوکر معدوم ہوجاتا ہی - ہم بجلی کی چمک
بادل کی گرج اور طوفان کی خوفناک آواز سنتے ہین مگر ایک سادہ لوح اس زور آور قوت
سے واقف نہین ہوسکتا جو ان سب کی بانی ہی - علم فلسفہ نے ان امورات کی تشریح مین
کوشش کی اور قدرتی نیرنگیون کے انتظام دینے مین ضوابط معین کیے جنسے ان امور کے
وقوع کی پیشنگوئی کیجاسکتی ہی مگر اصل سبب کا معلوم ہونا مشکل ہی آنحضرت صلعم کو
مثل عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حکماً اپنی تعلیمات کو دو حصون
(علم ظاہر و علم باطن) منقسم کرنا پڑا جس کی تشریح قرآن و احادیث مین موجود ہی -
عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حوارین سے فرمایا کہ تمھین لازم ہی کہ علم اسرار کی تحصیل مین سعی
کرو مگر عوام الناس کی سمجھ ان باتون کو انھین بطور معما سمجھائیگی - اگر یہہ بات تسلیم
کی جاتی ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلعم پر اسرار غیب منکشف تھے تو اسکا صریح نتیجہ یہہ
ہی کہ جسکو ہم فطرت کہتے ہین اسکے کل رموز سے انھین واقفیت تھی اور فلسفۂ دہریت سے
انکی تعلیم کردہ حکمت بدرجہا اعلیٰ تر ہی مین آپ سے یقیناً بیان کرتا ہون کہ اسی حکمت نے
مجھے اسلامی شرف بخشا ہی - ہر مسلمان کا یہہ عقیدہ ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی برحق تھے
مگر ساتھہ ہی اسبات کے یہہ بھی بخوبی سمجھتا ہی کہ وہ مذہب جو آج کل موسوم بعیسائیت
ہی اور جسکی منادی منابر عیسائیہ پر ہو رہی ہی نبی ناصری کے اصل دین سے اسیقدر
مناسبت رکھتا ہی جس طرح افریقیہ واوڈو یا سیلویشن آرمی کی بیہودہ حرکات و مہمل سکنات
اور پودے خیالات کو ہی - مین جس وقت کسی عیسائی سے اسلام کا ذکر کرتا ہون تو بے سمجھے
بوجھے جواب دیتا ہی کہ وہ تہذیب کے بالکل برعکس ہی اس مین ایک سے زیادہ عورتین
کرنا جائز ہی اسکا تاریخی صفحہ خون ناحق سے آلودہ ہی اسکے مجنون پیرو آزادی کے سخت
مخالف ہین اور ان باتون کو صحیح جانکر مذہب اسلام کے نقص کی دلیل ٹھہراتا ہی امریکہ

اور انگلنڈ کے عوام الناس عیسائی کا خیال ہی کہ ہر ایک مسلمان کا گھر عورتون سے بھرا رہتا ہی ۔ کسی عیسائی کے قتل کی سعی کے بعد اکثر وقت وہین بسر کرتا ہی ۔ ایک روز ایک ذی فہم عیسائی نے مجھہ سے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ ہر ایک مسلمان نے یہہ سمجھہ رکھا ہی کہ وہ جب تک کسی عیسائی کو قتل نہ کریگا جنت مین اسے عمدہ جگہہ نہ ملیگی ۔ ایک پارسی نے رنگون مین مجھہ سے کہا کہ تم اس بات سے تو انکار نہین کر سکتے کہ ہماری روز افزون ترقی کا موجب عیسائیت موجودہ ہی مین نے جواب دیا کہ مجھے قطعی انکار ہی ۔ مین نے اسے (انجیل) اور سرمن اون دی ماؤنٹ (وعظ الجبل) کا حوالہ دیکر کہا کہ تم اس وعظ کے احکامات کا موجودہ عیسائیت سے مقابلہ کرکے دیکھہ لو کہ یہہ دو ضدین کبھی متفق نہین ہوسکتین ۔ واقعی سچ تو یہہ ہی کہ مغربی موجودہ تہذیب مین ایک بات بھی اصلی عیسائیت کی نہین پائی جاتی بلکہ موجودہ تہذیب شہوت نفسانی کا نتیجہ ہی ۔ یہہ بات اظہر من الشمس ہی کہ ابتدائی تاریخ مذہب عیسائی سے عیسائی مجتہد مغربی ترقی و تمدن کے سدراہ ہوتے رہے ۔ ہر وقت شہر کی گذرگاہون پر کھڑے بلند ہانک کئے پکارتے تھے کہ تمھین ہرگز آگے نہ بڑھنا چاہیے ورنہ مذہب کو ضعیف اور خراب کر دوگے جب انکی باتون کو بکواس سمجھکر کوئی خیال مین نہ لایا اور ترقی کا سیلاب بڑھتا ہوا انکے قریب پہنچگیا تو لگے ڈوبتے ہوؤن کو اور غوطے دینے ۔ اب آپ غور فرمائیے کہ وہی لوگ کس شوخ چشمی اور بیحیائی سے کہتے ہین کہ ہماری پر ضیا ترقی کو دیکھو جس سے آنکھین چندھیائی جاتی ہین اور ہماری عالی ہمتی کے قدمون پہ سر اطاعت دھر دو کہ جس مین تمھاری بہتری ہی ۔ مگر یہہ انکا تجاہل عارفانہ ہی وہ بخوبی سمجھتے ہین کہ آٹھوین صدی عیسائی مین جو تہذیب و ترقی اندلس کے مسلمانون کو حاصل تھی جس وقت ان پر یورپ ابر ظلمت چھایا ہوا تھا آج تک نصیب نہ ہوئی ۔ پروفسر ڈریپر کہتے ہین کہ مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہی کہ مسلمانون نے جو احسانات ہمپہ کئے اس سے چشم پوشی کیجاتی ہی

جو عام یوروپین مصنفین کی عادت ہی مگر وہ احسانات اب زیادہ دیر پوشیدہ نرہینگے
جبکہ غیر انصافی تعصب مذہبی غرور قومی کی گرم بازاری ہی - عربون نے سطح یورپ
اپنے علمی نشان کندہ کر دئے ہین جسے عنقریب عیسائیون کو تسلیم کرنا پڑیگا -
جو شخص کرۂ سماوی پر سیارون کے نام پڑھ سکتا ہی صاف کہدیگا کہ عربون نے
آسمان پر بھی وہ نقشہ جمایا ہی کہ ہرگز مٹ نہین سکتا - ہرایک مادرزاد عیسائی جو
اسبات کا دعوہ رکھتا ہی کہ یہہ کل تہذیب و ترقی ہمارے ہی مذہب کا نتیجہ ہی
اسے لازم ہی کہ پروفسر ڈریر کی انٹیلیکچوئل ڈیویلپمنٹ آف یورپ (ترقی خیالات
یورپ) کو یا صحیح تواریخ جو متضمن اس حالات کی ہو دیکھے - سٹینلی لینپول نے
مورزاین سپین مین لکھا ہی کہ یورپ کے علوم و فنون کا مأخذ و مصدر مسلمان ہین
اور یورپ کی ابتر حالت کا حال بیان کرکے لکھتے ہین کہ جو چیزین سلطنت کو قیام ملک
کو شاداب اور رعایا کو تہذیب و تمدن سکہلاتی ہین اس سے سپین کے مسلمان
مالامال تھے - مجھے کامل امید ہی کہ اب عیسائی ان معقول باتون کے اقبال مین دریغ
نہ فرمائینگے اور آیندہ اپنی مہمل تہذیب کے قصون سے ہماری سمع خراشی نہ کرینگے

اب ہمین لازم ہی کہ اس بیچارے یعنی کثرت ازدواجی کے مسئلہ کو مختصر طور
پر سوچین پہلا ہی سوال جو ایک عیسائی نے مجھ سے کیا وہ یہہ ہی کہ کیا تم کثرت ازدواجی
کو پسند کرتے ہو - مین نے کہا بیشک مگر ان شرایط سے جو اسلام نے معین کی ہین -
گذشتہ ہفتہ مین ایک انگریزی دان امیرزادہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کثرت ازدواجی
کو تو پسند نہ فرماتے ہونگے اور امریکہ مین اسکے رواج دینے کا خیال آپ کو نہوگا مین نے
کہا اجی حضرت پسند کرنا کیا معنی مین فقط پسند ہی نہین کرتا بلکہ امریکہ والون کے
نیک اخلاق ہو جانے پر رواج دیا چاہتا ہون - میرے اس جواب کو سنکر انھین
ایک حیرت سی ہوگئی - اب ہمین کثرت ازدواجی کے ثبوت مین معقول دلیل پیش

کرنا چاہیئے۔ جس وقت آنحضرت صلعم تبلیغ رسالت و تعلیم مین مشغول تھے عرب کے
رواج مین کثرت ازدواجی کی کوئی حد نہ تھی ہر شخص جتنی بیوئین چاہتا کرلیتا آپ نے
حکماً اپنے پیرؤن کے لئے چار کی حد بشرط عدل لگائی کہ اگر عدل نہ کرسکو تو ایک ہی پر
قناعت کرو۔ آپ نے دو بیویون مین عدل کرنے کو مشکل فرمایا ہے۔ دلیل مذکورہ سے
اس امر کا پورا ثبوت حاصل ہے کہ آپ کا ارادہ اخلاقی حالات کی درستگی کا تھا او۔
تعلق زوجین کو قوی کیا چاہتے تھے۔ کثرت ازدواجی ممالک مغربی مین فسق و بدکاری
اور خلاف انصاف واخلاق سمجھی جاتی ہے بخلاف ممالک مشرقی کے جہان زہد واتقا
کی نشانی ہے۔ کثرت ازدواجی کے مسئلہ کو پورا بیان کرنے کی وقت گنجایش نہین
رکھتا مگر بالفعل امریکہ کی نسبت میرا یہہ خیال ہے کہ اسکی طرز معاشرت مین اسکے رواج دینے
سے نقصانات کا احتمال ہے۔ البتہ اسلام کی اخلاقی قوتین تعلیم یافتہ حصہ قومون مین
پیدا ہونگی تو اسکا رواج دینا انسب واعلیٰ ہے یورپ اور امریکہ کے زن وشوہر زناکاری
و بیوفائی کے سخت مرض مین مبتلا ہین انکے لئے اس سے بہتر کوئی علاج نہین۔ اور
یہی ایک دینی ذریعہ ہے جو انھین افعال ذمیمہ سے بچا کر اعمال حسنہ کا عادی بنا
سکتا ہے اور خاصکر نسوان کو حضیض ذلت وخواری سے نکالکر اوج عزت و عصمت
پر پہنچاتا ہے جو معین کردہ فطرت ہے۔ اسلام کثرت ازدواجی کو روا رکھتا ہے مگر
بغیر ضرورت اسکی فرضیت نہین جتاتا۔ کوئی مسلمان ایک سے زیادہ عورتین کرنا
پسند نہ کریگا تا وقتیکہ ضرورت نہو اور ضرورت پر بھی شرائط کی تعمیل کرسکے جسطرح
بلحاظ ضروریات ایک شخص چار بیوئین کرسکتا ہے وہ اگر ایک پر قناعت کرے یا بیوی
ہی نہ کرے تو اسلام سے خارج نہین ہوتا۔ ایک بیوی کرنیوالا اور ناکتخدا اور چار
بیوی والا بحیثیت اسلام مسلمان ہین اور سب اپنے ہمایون کی نظر مین مساوی
وقعت رکھتے ہین یورپ اور امریکہ کے کسی بڑے شہر مین میرے ہمراہ چلکر ملاحظہ کیجئے

کہ زنا اور بیحیائی کی کس قدر گرم بازاری ہی اور کس درجہ سوسائیٹی کو اسنے خراب کر رکھا ہی۔ اگر ہمارا گذر کسی بال (محفل رقص) یا مجلس ضیافت مین ہو تو دیکھئے انیسوین صدی کی تہذیب نے ایک گلعذار حدیقۂ فطرت کے چہرہ پر جسکا حسن عصمت وجمال عفت پاکدامنی کی سند ہی رسوائی و بے رونقی کا غازہ ملا ہی گویا گلزار قدرت کے عمدہ گلون کا گلدستہ جو گلشن خلوت کی زینت ہی باغ عامہ مین مدہوش نا محرم باغبانون کے ہاتھون پژمردہ ہوا جاتا ہی اخبارون کو ملاحظہ کیجئے کہ بلاناغہ طلاق کے واقعے بوجہ بیوفائی و نااتفاقی صدہا نظر سے گذرتے ہین اور یہہ امور میرے ملکی بھائیون کو بحر خجالت مین ڈبوئے دیتے ہین - اب فرمائیے کہ نامی ورسمی عیسائی آئین ورسومات عمدہ ہین - ہرگز نہین - اچھا تو پھر انکی درستگی کا کیا کا کیا علاج ہی - ان امراض کا علاج آئین واحکامات اسلام ہین - موجودہ عیسائی آئین کی مدتون آزمایش کی گئی مگر مفید نہ ہوئے اب لازم ہی کہ اسلامی حکما سے رجوع لائین تا انکے ذریعہ سے صحت نصیب ہو

اب ہمین لازم ہی کہ اسلام پر ناحق خونریزیون اور بزور شمشیر اشاعت کا الزام لگایا جاتا ہی تردید کرین مین نہین سمجھتا کہ ان باتون مین کسی طرح بھی اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ مین خفت کا موجب ہو - آپنے کسی وقت انگویزیشن اور کروزیڈ کا حال پڑھا ہوگا - جس وقت خلیفۂ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنہ ۶۳۷ء مین بیت المقدس فتح کیا - آپ جس وقت شہر مین داخل ہوئے سوفرونیس راہب آپکے ہمرکاب تھا آپ گھوڑے پر چڑھے ہوئے اسکے ساتھہ شہر کی قدیم عمارات وغیرہ کا ذکر کر رہے تھے - اس وقت ایک قطرہ بھی خون کا نہ بہایا گیا - بخلاف اسکے عیسائی جس وقت اپنے مقدس حرم مین داخل ہوئے اسوقت کا حال قابل عبرت ہی - ننھے ننھے بچون کے سر دیوارون سے ٹکرائے گئے اطفال شیرخوار فصیل قلعہ سے خندق مین ڈالدئے گئے - عورتون کی بے عصمتی کیگئی - مردون کو سیخون پر چڑھاکر کباب بنایا گیا - کئی ایک کے پیٹ بطمع سیم وزر کہ شاید نگل گئے ہون چیرے

گئے - یہود کو انکے کنیسون مین مقفل کر کے پھونک دیا گیا - تخمیناً ستر ہزار زن و مرد اور بچے مثل جانورون کے ذبح کیئے گئے - طرفہ یہہ کہ ان روایات کے راوی خاص عیسائی مورخین ہین - اس بات کا پورا ثبوت موجود ہی کہ ہمارے حضرت صلعم اور خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بالتکرار قطعی حکم فرمایا کہ جہاد مین بچے عورتین اور بوڑھے نہ ستائے جائین - غلہ کے کھیت نہ اجاڑے جائین - کھجور کے پیڑ برباد نہ کیئے جائین - مخالفین سرِ اطاعت جھکائین تو اپنی تلوار نیام کر لینا - یہہ احکام رحم و سخاوت و شجاعت تھے جس کی مسلمانون کو سخت تاکید کی گئی تھی

فتح مکہ کے وقت جب آنحضرت صلعم داخل شہر ہوئے ایک مرد یا عورت و بچہ تک کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچی اور نہ لوٹ کی رخصت ملی - حالانکہ یہہ وہی شہر تھا جہان حضرت صلعم نے صدہا تکالیف پر تحمل فرمایا تھا - یہہ بات معاندین کے لیئے قابل غور ہی کہ باوجود اس فرصت کے آپ نے بدلہ نہ لیا جو آپکے صاف باطن خلیق و شفیق و رحیم ہونے کی دلیل ہی - ہر دو مذاہب کے دفاتر خونریزیون سے پر ہین یا نہین اسکا علم خدا کو ہی مگر مین بلا تامل کہہ سکتا ہون کہ جو جواب دہی اس باب مین عیسائیون کو ہی مسلمانون کو نہین کیا عیسائیون نے اپنے صابر و متحمل پیغمبر کے کسی قول و فعل سے اس بات کی اجازت حاصل کی تھی کہ جو شخص عیسائی نہو تو ناحق قتل کر ڈالنا - اسکے جواب مین کہا جاتا ہی کہ اب تو وہ ایسا نہین کرتے - ہان بے شک - مگر نہ کرنے کی وجہ کیا ہی - وجہ یہہ ہی کہ دنیا کے خیالات اُنکے بدل گئے ہین ورنہ وہ خود کیا نہین چاہتے - ایک شخص بنفسہ کیسا ہی راسخ الاعتقاد کیون نہو ہرگز مناسب نہین کہ کسی کو بزجر و توبیخ اپنے مذہب کی طرف بلائے - جب مین آپ سے یہہ کہتا ہون کہ حضرت صلعم نے اسلام کو بزور شمشیر شایع کرنے مین نہ حکم فرمایا نہ تائید کی اور نہ اپنی رضامندی ظاہر فرمائی اور آپ بیجا ظلم و قتل ناحق کو قطعی ناپسند فرماتے تھے تو ان راستیون کو اپنا گواہ بناتا ہون جو ہر متنفس منصف مزاج کو سعی کرنے سے مل سکتی ہین ایک مسلمان عالم کہتا ہی کہ معاندین کا یہہ قول کہ جسنے اسلام قبول نہ کیا

اسکے لئے شمشیر کی سزا موجود ہی محض بیجا اتہام اسلام پر لگا رکھا ہی اور معترضین کے جہالت کی دلیل ہی - اسلام اس بات کی تاکید کرتا ہی کہ صرف اقرار باللسان ہی کافی نہین بلکہ خالص تصدیق بالقلب بھی ضرور ہی - اب خیال فرمایئے کہ جس دین کی اصل خلوصیت قلب سے متعلق ہو وہ بزور و زبردستی کیسے قایم ہوسکتا ہی - قرآن مجید مین وارد ہی لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی - اب دین مین جبر و اکراہ نہ رہا جبکہ غوایت کفار مبدل بصلاحیت ہوگئی - اگر پروردگار عالم چاہتا تو کل دنیا مشرف باسلام ہوجاتی مگر مشیت ایزدی مقتضی اس امر کی تھی کہ بندون کی عقل و فہم واختیار سے کام لے اور آزمایش کرے - اس حالت مین جبر کی ضرورت نہ رہی - (البتہ بعد صلاحیت ہٹ دھرمی و بے اعتنائی جبر کی مستحق ٹھہرایگی) آنحضرت صلعم نے بار بار جبر و تشدد سے ناراضگی ظاہر فرمائی ہی - لفظ شکر کی آرزؤن کا خون جو مدتون سے ہورہا تھا آپکی صلح پسندی و متحمل المزاجی نے اسکی جان بخشی کی - آپکو بخوبی اس امر کا خیال تھا کہ اعدا کے مقابلہ کو اگر نہ روکا گیا تو مسلمانون کی سلامتی مین حرج واقع ہوگا تاہم آپ مُصِر ہوتے کہ جہانتک ممکن ہو اور حفظ جان کا خوف نہو شمشیر نہ کھینچو - اسلام گونا گون اتہامات سے متہم کیا گیا ہی - اگر بفرض محال وہ تسلیم بھی کیے جائین تو اصول اسلام سے انھین من وجہ نسبت ہی اور اشخاص مجہول الاحوال کے اقوال و افعال مذہب کو معرض اعتراض مین ڈالتے ہین - متعصبین و اجہل محررین نے اسلام پہ جو لغو اعتراضات کئے ہین ان سب کا جواب اس مختصر لکچر مین دینا محالات سے ہی - مگر ایک اعتراض کا جواب جو مختصر ہی عرض کرتا ہون - کہا جاتا ہی کہ اسلام مین رحمدلی نام کو نہین مصنف چیمبرس انسائیکلوپیڈیا بیان کرتا ہی کہ اسپین مین مسلمانون کی حکومت کو اپنے ہمعصرون ہی پر نہین بلکہ آج تک جو فخر حاصل ہی اسکا موجب محض انکی مذہبی رحمدلی ہی - گوڈفرے ہیگنس جو انیسوین صدی مین ایک مصنف گذرا ہی بیان کرتا ہی کہ اسلام پہ تعصب و بیرحمی کے اعتراضات قائم کرنا عیسائی پادریون کی عادت مین داخل ہی اور انکی گستاخی و بے باکی کی دلیل ہی - وہ کون تھا جس نے اسپین کے مورسکون کو بانکار عیسائیت جلاوطن کیا - وہ کون تھا جسنے

میکسیکو اور پیرو کے باشندون کو عیسائیت قبول نہ کرنے سے غلامی مین بیچ ڈالا - یونان مین
مسلمانون نے رحمدلی کے بے نظیر ثبوت دیئے ہین۔ مدتون یونان کی عیسائی رعایا مسلمانونکی
زیر حکومت اپنی املاک و معابد و رواہب کے ساتھہ امن وآسایش سے گذر کرتی رہی - ترک و یونان
کا واقعۂ جنگ - جنگ زنگیان ڈمیرارا و انگریزی سے زیادہ تر مذہبی نہ تھا خلفای راشدین کے
مفتوحہ ملک کے باشندے بعد اسلام قبول کرنے کے اپنے فاتحون سے کمی اعزاز کے کبھی شاکی ہوئے
ایک عالم ذی فہم کا مسلمان حکام بیت المقدس کی نسبت مقولہ ہی کہ انھون نے کسی پر جبر نہ کیا اور
یہود و نصاریٰ انکی ماتحتی مین آرام سے زندگی بسر کرتے رہے - ہیگنس صاحب فرماتے ہین کہ عہد خلفا
کی تاریخ مین انکویزیشن کا سا شرمناک واقعہ کبھی نہ دیکھا اور نہ کبھی یہہ نظر سے گذرا کہ اختلاف مذہب
کی وجہ سے کسی شخص کو آگ مین جھونک دیا ہو یا عند الصلح اسلام کے قبول نہ کرنے سے قتل کیا گیا ہو -
ان عیسائی شواہد کی نسبت کبھی اسلام کی خواہ مخواہ طرفداری کا گمان نہین ہو سکتا ان مؤرخین
نے حقیقت نفس الامر کو صاف بے کم و کاست بیان کیا ہی - مذکورۂ اقوال کو دیکھکر عیسائی اپنے
جبر و تشدد کا اقبال کرتے ہین مگر کہتے ہین کہ اب ہم ایسے متعصب و بے رحم نہین ہین - مین کہتا ہون
اس وقت بھی ہین - جزائر فیلیپین جسکی آبادی ستر لاکھہ ہوگی اور سپین کی زیر حکمی مین جسے تین
صدیٔن گذرین جسکا جی چاہے جاکر دیکھلے کہ اسوقت سوا رومن کیتھلک مذہب کے اور کسی مذہب
کی اشاعت مین کیا حال ہوتا ہی - روی زمین پر کوئی اسلامی سلطنت نہین ہی جہان عیسائی
واعظین کو امن وآسایش نہ ملتی ہو قبل تین سال کے لنڈن کے برٹش و غیر برٹش بائبل سوسائٹی
کے دو شخص منیلا پای تخت جزائر فیلیپین مین اناجیل کی فروخت کے لئے آئے انمین سے ایک شخص
تین ہفتے کے بعد گذر گیا جسکی نسبت کیتھلک لوگون کی اشتعالک سے زہر دیا جانے کا چند شخصونکو
گمان ہوا اور دوسرا شخص کیتھلک مذہب کے مخالف وعظ کرنے کے جرم مین گرفتار ہوا اور حکام
شہر نے اسے سنگاپور بھیجدیا بعد چند ماہ کے واعظین مذہب بودھہ شہر فوچوا اضلاع چین سے منیلا
مین اپنے دوستون کے کہنے سننے سے آئے انھین امید تھی کہ رسومات مذہب بودھہ کے ادا کرینگی

اجازت ملجائیگی بخلاف اسکے گرفتار کیئے گئے اور جرمانہ لینے کے بعد چین واپس بھیجدیے گئے اس قسم کے ہزارہا ثبوت موجود ہین کہ عیسائیون مین مذہبی رحمدلی و آزادی مطلق نہین باوجود ان باتون کے اسلام پر الزام دیے جاتے ہین جسے کوئی ذی علم تسلیم نکریگا

مسائل اسلامیہ کا لب لباب ۔ رضای الٰہی کی خواستگاری ۔ نماز کی پابندی ۔ اخویت ۔ عام محبت ۔ تزکیہ نفس ۔ افعال کی درستگی ۔ قومی ہمدردی ۔ طہارت جسمی ۔ وغیرہ وغیرہ ہین جن مذاہب کا مجھے علم ہی ان سب مین اسلام ہی اعلیٰ و اسہل مذہب ہی اسلام مین نہ وظیفہ خوار پادری ہین ۔ نہ بیجا رسومات ہین ۔ نہ علما کو کسی گناہ کے معاوضہ کا حق ہی اور نہ دوسرے کی ذمہ داری کا کھٹکا ۔ اسلام خدا کو وحدہ لا شریک سمجھنے کا حکم کرتا ہی جو خالق کل کائنات ہی اسکی تجلیات کا ظہور بشر و شجر و حجر مین پایا جاتا ہی وہ واقف کل اسرار ہی حاضر و ناظر قادر مطلق اور مختار عالم ہی اسی کے آگے ایماندار سر جھکاتے ہین کل مخلوق بسلک عبودیت اس سے وابستہ ہی وہ مسلمان جسکا رحجان مذہب کی جانب ہوتا ہی اور مذہبی علم سے باہر اسکی صداقت و رسوخیت سے پایا جاتا ہی کہ گویا مذہب ہی اسکی حیات و ممات کا ذریعہ ہی دن بھر وہ اپنے مشاغل ضروریہ مین پھنسا رہے مگر یاد خدا سے جدا نہین ہوتا اور کوئی شغل بغیر عذر شرعی نماز سے باز رکھکر حاضری دربار معبود مین حارج نہین آتا جسوقت وہ اپنے مالک کے روبرو مؤدب کھڑا ہوجاتا ہی تو اسکا ہمہ تن مصروف ہوجانا اسبات کی گواہی دیتا ہی کہ کل امیدین اور حسرتین مٹ گئین تفاخر و تشاجر کو چھوڑکر انکسار و عبدیت کا اظہار کر رہا ہی ۔ شب کو آرام کرنے اور استراحت پانے کے وقت اسے یہی خیال ہوتا ہی کہ نیند سے ہشیار ہونیکے بعد اپنے مالک کے روبرو کھڑا ہوجاؤنگا صبح کے وقت جب مؤذن کی پیاری آواز حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح اور الصّلوٰۃ خیر من النّوم کے دل ہلانیوالے الفاظ باد نسیم کے جھونکون کے ذریعہ اسکے کان تک پہنچتے ہین اور بیدار ہونے کے بعد پہلی چیز جو اسے یاد آتی ہی وہی نماز ہی

مندرجہ ذیل تین خطوط اور مختصر مضمون باین غرض شایع کیا جاتا ہی کہ مسلمانان ہند مسٹر ویب کی نسبت بدگمانی کرنے سے باز رہین

اشاعت اسلام بمقام امریکہ

بخدمت اڈیٹر بمبئی گزٹ

جناب من

عرصہ دو سال کا گذرا کہ مجھہ سے اور مسٹر ویب (کونسل منجانب ممالک متحدہ بمقام منیلا) سے خط وکتابت ہی۔ مسٹر ویب نے کتب مذاہب مشرقی کا مطالعہ بغور و تامل کیا اور بعد تحصیل حقیت مشرف باسلام ہوئے۔ بذریعہ خط و تار برقی جناب موصوف نے مجھے مطلع کیا کہ وہ عہدہ کونسلی سے دست بردار ہوگئے اور امریکہ جانے کے وقت برہما اور ہندوستان ہوتے ہوئے جائینگے اور بمقام نیویارک ایک اسلامی مشن قایم کرینگے

اشاعت اسلام بامریکہ کی نسبت مسلمانان ہند کی توجہ مائل ہی لہذا مین مناسب سمجھتا ہون کہ مسٹر ویب کے اخیر خط کو جس مین اشاعت اسلام بامریکہ کا ذکر ہی شایع کیا جائے۔ حیدرآباد دکن مین سات ہزار روپیے سے زیادہ بغرض اشاعت جمع ہوگئے اب اسلامی دنیا بے تکلف اس قابل ہی کہ انیسوین صدی کے سنین اخیرہ مین ترغیب و موعظت کے مصفا آلات سے اقلیم مغرب پر اپنا سکہ بٹھائے

اس بات کا بیان کرنا ضروری ہی کہ انگریزون کی قوم قابل تعریف ہی ورنہ انکی انصاف پسندی حق طلبی اور عالی ہمتی کے بغیر انکے تعلیم یافتہ ملک مین اشاعت اسلام کی کوشش محض رایگان ہوگی

آپکا وغیرہ

بدرالدین عبداللہ قور بمبئی ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء

محکمہ کونسل یونائیٹیڈ اسٹیٹ امریکا بمقام منیلا

جناب بدرالدین عبداللہ صاحب قور بمبئی

میرے پیارے بھائی آپ کا خط مورخہ یکم جون معہ نوازشنامہ عالی ہمت معظمی عبداللہ عرب صاحب میرے پاس پہنچا - مجھکو اس امر کی واقفیت سے نہایت خوشی ہوئی کہ آپ کو تجویز مشن اسلام بامریکہ کے ساتھہ اس قدر دلی تعلق ہی - لہٰذا مجھے امید کامل ہی کہ اس کوشش مین پوری کامیابی ہوگی - مجھے پوری تشفی ہی کہ جس وقت اس تحریک کی اصلیت سے اور اس ملک کی ماہیت سے جہان اسلام قایم کرنے کی سعی کرنے کا خیال ہی اور ممکن الوقوع تاثرات سے جو مویدِ تحریک اسلام بہ یورپ ہونگے اور آیندہ رافع بدنظمی مسلمانان مشرقی ٹھہرینگے مسلمانان ہند واقف ہوجائینگے تو اس کار خیر کی امداد مین دریغ نہ فرمائینگے - مین کبھی اس کام کی سعی مین ناکامیابی کے خیال کو جگہہ نہین دیتا کیونکہ مجھے اپنے ہموطنون کے رجحان طبع اور اطوار و عادات سے کامل امید ہی کہ بجز کامیابی دوسرا کوئی نتیجہ نہین ہی علاوہ برین مجھکو خدای عم نوالہ کی قدرت و حکمت پر پورا وثوق ہی کہ دین برحق کی اشاعت کی کوشش مین ہدایت فرمائیگا اور مدد دیگا اور اس قسم کے نتایج موعودہ ہین - مجھکو چند سال سے یقین ہوگیا ہی کہ کئی غیر مرئی قوتین ایک ایسی حالت پیدا کر رہی ہین کہ دنیا کے غلط مذاہب مغلوب ہوجائین اور تمام باشندگان دنیا ایک ہی مذہب کے پیرو رہین - مگر مین نہین جانتا تھا کہ وہ کونسا طریقہ ہی

آخر کار عنایت ایزدی سے مجھ پر ثابت ہوگیا کہ وہ طریقہ یہی دین اسلام ہی - مجھکو چند تجربے حاصل ہوئے ہین انکو انشاءاللہ عنقریب آپ سے عرض کرونگا - معلوم ہوتا ہی کہ خدانے مجھکو بعض مطالب اعظم کی ہدایت فرمائی ہی جسکا انتہائی نتیجہ منفعت روحانی بندگان ہی - مین آپ کو یہہ خیال نہین دلاتا کہ خدانے مجھ پر وحی نازل کی ہی بلکہ ان واقعات سے جو اس تحریک کی مستعدی مین میرے معاون ہوئے واقف کیا چاہتا ہون - مین اس تحریک مین پوری ہمت اور دماغی صلاحیت کے ساتھہ مصروف ہون جو عطیۂ پروردگار ہی مین نے سال گذشتہ آپکو لکھا تھا کہ مجھے امید ہی کہ مین بہ سہولت سعی کرنے مین مجبور کیا گیا ہون اور یہی طرز ہی جس سے مین اپنے ہموطنون کو اسلام تعلیم کرسکونگا گویا پروردگار عالم نے اپنی حکمت سے ایک وسیع تیقن اور بہتر راہ کھولدی ہی کہ مستعجلانہ اور ضروری نتائج ولی حاصل کرنے مین کس طرح کوشش کرنا چاہیئے - مین آپ سے ملاقات کرنے کے لئے اور اس بارے مین آزادانہ گفتگو کرنے کے لیئے بیتاب ہون اور یقین ہی کہ آپ میرے خیالات سے اتفاق کرینگے چونکہ مقصد نہایت ضروری ہی اور کوئی شئی قوای انسانی سے زیادہ قوی اس مقصود کو موجودہ حالت مین لانے کے لیئے کوشش کررہی ہی - خدا بہت بڑا ہی وہ اپنے بندون کو صراط مستقیم ہدایت کریگا

مین نے اپنی گورنمنٹ کو استعفا لکھہ بھیجا ہی اب صاف انتظام محکمہ کے بارے مین حکم کا منتظر ہون اگر مین مجبور کیا گیا کہ اپنے جانشین کے آنے تک یہان متوقف رہون تو پہلی اکتوبر سے قبل یہان سے اُٹھہ نہین سکتا اور اگر یہہ اختیار دیا گیا کہ کسی شخص کو چارج دیدون تو اخیر ماہ اگسٹ یا ماہ سپٹمبر کی ابتدا مین یہان سے روانہ ہوجاونگا - میرے متعلقین ۸ وین ماہ گذشتہ کو یونائیٹیڈ اسٹیٹ کو روانہ ہوگئے اور سین فرینسسکو سے چالیس میل آگے جاکر ٹھہرینگے اور میرے نیویارک مین مستقل ہوجانے تک وہین توقف کرینگے

آپ نے جو کتابین میرے پاس بھیجی ہین مین اونکو شوق سے دیکھتا ہون -

مسلمانون

مسلمانون کے اختلاف واتفاق رائے کے بارے مین بہت سی نئی باتین مجھکو معلوم ہوئین مین سمجھتا ہون کہ آپ ان سب خیالون اور رایون سے اتفاق کرتے ہین - حاشیہ پر آپنے جو نوٹ لکھا ہی اس سے پایا جاتا ہی کہ غالبًا آپکے اور میرے خیالون مین زیادہ فرق نہ ہوگا - میرا خیال ہی کہ مین رسول مقبول صلعم کی تعلیم کا منشا اور اسلام کے اصول کو سمجھنے سے مخالف رائیون کی تردید بخوبی کرسکا - میور ڈکشنری آف اسلام غلطیونسے بھری ہوئی ہی - سید امیر علی صاحب نے جو چند ہدایتین کی ہین مین انکے ساتھ اتفاق نہین کرتا - جہاد کے بارے مین جو تحریر ہی وہ نہایت ضروری اور دلچسپ ہی مگر نظر ثانی کی محتاج ہی تا اسکی انگریزی عبارت سلیس اور مختصر ہو جائے مصنف موصوف نے ان باتون کو اس طور پر لکھا ہی کہ مین جس وقت امریکہ مین اشاعت اسلام کا کام شروع کرونگا تو میرے لئے نہایت بکارآمد ہونگی - ان تمام امورات کی نسبت انشاءاللہ عند الملاقات گفتگو کرونگا خدا کرے کہ ہمارے برادران ہند کے دل اور دماغ کشادہ رہین اور حتی الامکان ہمین علمی مدد دین

مین دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم آپکے اوپر دنیا اور آخرت مین اپنا فضل اور اپنی رحمت مبذول فرمائے

مین ہون آپکا مطیع برادر

الگزنڈر رسل ویب

بخدمت اڈیٹر صاحب ٹائمس آف انڈیا

جناب من آج آپکے اخبار مین ایک خط - اے محمد م - کی طرف سے چھپا ہی - آپ ازراہ مہربانی مجھکو اجازت دینگے کہ انکے جواب مین پبلک کو چند واقعات سے مطلع کرون مجھسے اور مسٹر ویب سے دو سال سے خط و کتابت ہی اور اس شہر کے مسلمانونکو اشاعت اسلام بامریکہ کا شوق دلا رہا ہون

مین نے مسٹر ویب کے خطوط انکی اجازت سے میرے بہت سے مسلمان دوستون کو دکھلائے اور منجملہ انکے جناب حاجی عبداللہ عرب صاحب کو بھی دکھلائے۔ جناب عبداللہ عرب صاحب اس امر سے یہان تک خوش ہوئے کہ وہ مسٹر ویب سے اس معاملہ مین بالمشافہ گفتگو کرنے کے لئے اپنے خرچ سے منیلا تشریف لیگئے مسٹر ویب نے ظاہر کیا کہ وہ اپنے عہدہ کونسل جنرل منیلا سے دست بردار ہونا چاہتے ہین اور اپنی باقی زندگی اشاعت اسلام کے لئے بسر کرنے مین آمادہ ہین۔ جناب حاجی عبداللہ عرب صاحب نے انسے وعدہ کیا کہ وہ امریکن اسلامی مشن کی امداد مین حتی الامکان سعی کرینگے اور ویب صاحب سے اس امر کا وعدہ لیا کہ امریکہ جانے کے وقت آپ ہندستان۔ مصر۔ ترکی اور لورپول ہوتے ہوئے جائین تا مسلمانان مذکورالصدر سے ایک رابطۂ محبت قائم ہو۔

مذکورۂ بالا تحریر سے صاف ظاہر ہی کہ مسٹر ویب روپیہ جمع کرنے کے لئے ہندستان نہین آئے بلکہ ہندستان آنے کے لئے انسے درخواست کی گئی۔ جو مسلمان مغربی دنیا مین اشاعت اسلام کے خواستگار ہین انھین لازم ہی کہ اس کار محترم مین حتی المقدور امداد کرین

مین خیال کرتا ہون کہ آپکے مراسلہ نگار کو واقعات کی تصدیق نہین۔ لازم ہی کہ بعد تحقیق کے خامہ فرسائی کرین

مین اپنی تحریر کی تصدیق مین بہت سے ثبوت رکھتا ہون۔ آپکے مراسلہ نگار صاحب کو چاہیے تھا کہ تحریر کی تکلیف گوارا فرمانے کے عوض میرے ہان تشریف لاتے اور کاغذات کو ملاحظہ فرماتے۔ یہہ کل امور خواہ تربیت یافتہ باشندگان مغرب کو رشتۂ اخوت اسلامی مین منسلک کرنے یا مسلمانان ہند کی مصیبتون کو رفع کرنے کے لئے ہون متمول و مخیر مسلمانون کے لئے دونون میدان وسیع ہین۔ مگر کیا مسلمان اُٹھ کھڑے ہونگے اور کچھ کر دکھائینگے

آپکا وغیرہ

بدرالدین عبداللہ فور ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۹۲ء

خطوط مذکورۃ الصدر کے علاوہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مکرمی جناب حاجی عبد اللہ
عرب صاحب کی سعی جمیلہ کی مفصل حقیقت عرض کردیجائے ۔ جس وقت جناب حاجی عبد اللہ
عرب صاحب تشریف فرمائے بمبئی ہوئے اُس وقت اس احقر بدر الدین قور سنے جناب ویب
صاحب کے خطوط انکو دکھلائے آپ اُن خطوط کو ملاحظہ فرماکر بہت خوش ہوئے اسی وقت اپنی
طرف سے ویب صاحب کے نام ایک خط لکھا جسکا جواب جناب ویب صاحب کی طرف سے حاجی
صاحب موصوف کے نام آیا آپنے اس خط کے مضمون کو چند معززین و متمولین شہر کے روبرو
جو بدولتخانہ جناب حاجی سلیمان عبد الواحد صاحب کسی تقریب مین مدعو تھے پیش کیا اور
کل حاضرین اس مضمون کو سنکر خوش ہوئے اور حاجی صاحب سے دریافت کیا کہ آپکا ارادہ
کیا ہی حاجی صاحب نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہی کہ اس کار خیر مین مسلمانان ہند سے مشورہ کرکے
اشاعت اسلام بامریکہ کی کارروائی جو تجویز کردۂ جناب ویب صاحب ہی امداد کیجائے ۔ حاجی
صاحب موصوف بھی اس رای سے کل حاضرین نے اتفاق کیا بعدہ حاجی صاحب منیلا تشریف
لیگئے اور ویب صاحب سے ملکر اشاعت اسلام بامریکہ کی نسبت گفتگو کی ویب صاحب نے فرمایا
کہ مین نے مشرف باسلام ہونے کے بعد اپنے آپ کو اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کردیا ہی ۔
حاجی صاحب نے فرمایا کہ آپنے اشاعت کے لئے کیا تجویز ٹھہرائی ہی اور اس کارروائی مین کیا
خرچ ہوگا ۔ ویب صاحب نے فرمایا کہ اگر تین سال تک اشاعت کا کام اس طرح جاری رکھا
جائے کہ ایک پرچہ ہفتہ وار اور چند رسایل متضمن بحالات و اوصاف اسلام شایع کئے جائین
تو تخمیناً اسی ۸۰ ہزار روپئے کا خرچ ہی اور اخبار و رسائل کی مختصر قیمت مقرر کردیجائے جس سے اشاعت
اسلام کے لئے یہہ بھی ایک ذریعہ امداد کا قایم ہوا اور اس قسم کی کارروائی سے کامیابی کی مجھے
کامل امید ہی ۔ حاجی صاحب نے ویب صاحب سے اس اخراجات کی ایک فہرست لکھوائی
اور بیان کیا کہ مین واپس جاکر مسلمانان ہند سے ان باتون کا ذکر کرونگا اور فہرست ھذا
پیش کرکے انسے رای لونگا اور اتفاق آرای کے بعد آپ کو ٹیلیگرام دونگا اسوقت آپ نوکری ترک

کرکے ہندوستان مصر اور اسلام بول ہوتے ہوئے امریکہ تشریف لیجائین - ویب صاحب نے
ان باتون کا اقبال فرمایا بعد ایک ہفتہ کے حاجی صاحب نے مراجعت فرمائی اور رنگون پہنچکر
مسلمانان رنگون سے ویب صاحب کا حال بیان کیا اور امداد کی نسبت رای پوچھی وہان کے
مسلمانون نے اپنی خوشی ظاہر کی بعدہ حاجی صاحب کلکتہ پہنچے اور مسلمانان کلکتہ سے ان
تمام امور کو بیان کیا ان مسلمانون نے اپنی خوشی جتائی اور چندہ بھی شروع کر دیا بعد اسکے
حاجی صاحب حیدرآباد پہنچے اور شاہ عبدالرحیم صاحب قمیصی القادری کے دولتخانہ پر چند حضرات
کے اتفاق سے ایک جلسہ منعقد ہوا اور باتفاق حاضرین قرار پایا کہ ویب صاحب کو اشاعت اسلام
بامریکہ کے کام مین امداد کیجائے بعد تین روز کے جناب نواب محسن الملک بہادر نے اپنے دولتخانہ
پر ایک جلسہ منعقد کیا اور وہ پرجوش تقریر فرمائی جو متعلق بملاحظہ ہی بعد ان دو جلسون کے حیدرآباد
مین بھی چندہ شروع ہوگیا - بعد اسکے حاجی صاحب بمبئی تشریف لائے اور چند حضرات معززین و
متمولین مسلمانان بمبئی سے دوبارہ مشورہ کیا اور حاجی صاحب بوجہ امور ضروری خود جدہ تشریف
لیگئے انکے جانے کے بعد اس احقر بدرالدین قور نے دو جلسے مسلمانان بمبئی کے بمسجد سیٹھ اسمٰعیل حبیب
صاحب اس بارے مین منعقد کئے اور ان جلسون نین احقر بدرالدین قور نے کل احوال جناب
ویب صاحب کا حاضرین جلسہ کے پیش کیا حاجی صاحب نے جدہ سے مسلمانان رنگون و کلکتہ و حیدرآباد
و بمبئی کے اتفاق بکارروائی اشاعت اسلام بامریکہ کا حال بذریعہ ٹیلیگرام ویب صاحب کو جتایا ویب صاحب
نے ٹیلیگرام کے جواب مین لکھا کہ عوضی کے آنے کے بعد یہان سے عازم ہند ہونگا - حاجی صاحب نے
جدہ سے جس وقت مراجعت فرمائی تو بمبئی پہنچکر ویب صاحب کا ٹیلیگرام باین مضمون پایا کہ مین سنگاپور
سے رنگون جانے کے لئے سوار ہوچکا ہون اس خبر کے سنتے ہی حاجی صاحب رنگون تشریف لیگئے
حاجی صاحب کے رنگون پہنچنے سے تین روز قبل ویب صاحب رنگون پہنچ گئے تھے ملاقات ہوئی مسلمانان
رنگون نے ایک جلسہ منعقد کیا جس مین ویب صاحب نے مضمون بیان فرمایا جو ناظرین کے ملاحظہ
سے گذرا ہوگا - مسلمانان رنگون ویب صاحب سے باخلاق و تواضع پیش آئے اور اشاعت کے

کام میں ہمدردی ظاہر کی بعد اسکے ہمراہی ویب صاحب حاجی صاحب کلکتہ تشریف لیگئے مسلمانان کلکتہ نے بھی ایک جلسہ قرار دیا اور ویب صاحب کی تقریر دلپذیر سے حظ اٹھایا - کلکتہ سے حاجی صاحب کے ہمراہ ویب صاحب کلیانی میں تشریف لائے اور احقر مشتہر برای استقبال ویب صاحب کلیانی تک حاضر ہوا اور ویب صاحب معہ ہمراہی حاجی صاحب بمبئی تشریف لائے حاجی صاحب کا شکریہ لازم ہی کہ آپنے ویب صاحب کے کلکتہ پہنچنے تک کے اخراجات کا بار اپنے سر لیا - خدا حاجی صاحب کو جزای خیر دے اور انکی کوششوں میں انھیں کامیابی بخشے آمین مسلمانان بمبئی نے ایک کمیٹی بغرض فراہمی چندہ اشاعت اسلام بامریکہ مقرر کی ہی اسکے اراکین کے نام معہ انجمنی درج ذیل ہیں جو صاحب چندہ عنایت فرمانا چاہیں تو رقم امداد بنام حاجی ہاشم حاجی عبداللہ صاحب نورانی خزانچی مجلس ہذا ارسال فرمائیں رقم مرسولہ کی رسید خزانچی صاحب کی طرف سے دیجائیگی -

صدر مجلس

جناب حاجی جان محمد یوسف سیٹھ صاحب جسٹس آف دہی پیس

نائبان صدر

جناب قاضی شہاب الدین صاحب سی آئی ای

جناب آنربل فاضل بھائی صاحب وسرام

جناب حاجی یوسف محمد سلیمان صاحب

ٹرسٹیان مجلس

جناب حاجی جان محمد یوسف سیٹھ صاحب

جناب آنربل فاضل بھائی وسرام صاحب

جناب حاجی یوسف محمد سلیمان صاحب

جناب حاجی ہاشم بن عبداللہ نورانی صاحب

پیشکاران مجلس

جناب بدر الدین عبداللہ صاحب قور

جناب عبداللہ مہر علی دھرمسی صاحب

خزانچی مجلس

جناب حاجی ہاشم صاحب نورانی جسٹس آف دہی پیس

آراکین مجلس

جناب موسیٰ بھائی ٹھاریا ٹوپن صاحب
جناب حاجی آدم صدیق صاحب
جناب حاجی رحمۃ اللہ حاجی داؤد صاحب
جناب حاجی نور محمد ابو طالب صاحب
جناب حاجی عبداللہ عرب صاحب

جناب حاجی عبدالرحمٰن کادوانیہ صاحب
جناب داؤد بھائی موسیٰ بھائیہ صاحب
جناب حاجی عمر جال صاحب
جناب احمد بھائی حبیب بھائیہ صاحب
جناب حاجی یوسف حاجی عبدالستار صاحب

جناب حاجی سلیمان الیاس صاحب
جناب سلیمان عبدالواحد صاحب
جناب مولوی عبدالقادر صاحب باعکظہ
جناب کریم بھائی ابراہیم صاحب

ایجنٹین

مقام	ایجنٹونکے نام	مقام	ایجنٹونکے نام
مکہ معظمہ	جناب سیٹھ حاجی اسماعیل حاجی ابراہیم صاحب	مدینہ منورہ	جناب حاجی عبداللہ عرب صاحب
جدہ	جناب سیٹھ حاجی جان محمد یوسف صاحب	کلکتہ	جناب سیٹھ حاجی احمد حاجی ہاشم نورانی صاحب
رنگون	جناب مُلّا داؤد حاجی حسین صاحب	چنگانوولٹک	جناب سیٹھ سرام ابراہیم کمپنی
مدراس	جناب حاجی محمد بادشاہ اینڈ کمپنی	سکندرآباد	جناب سیٹھ ساجن لال جی صاحب
مورس	جناب سیٹھ حاجی یوسف محمد سلیمان صاحب	پونہ	جناب الہ ابراہیم کمپنی و حاجی ہارون جعفر صاحب
جام نگر	جناب ایوب ابو طالب صاحب	کوچین	جناب حاجی عبدالشکور حاجی عیسیٰ صاحب
جوناگڈھ	جناب منشی خیرات علیخان صاحب	کراچی	جناب حاجی صالح محمد عمر ڈوسل صاحب
امروہہ	جناب مولانا مولوی مشتاق حسین صاحب	دہوراجی	جناب حاجی خان محمد موسیٰ صاحب

جناب حاجی ہاشم بن عبداللہ نورانی خزانچی مجلس میمن محلہ بمبئی

اطلاع ضروری

لکچر ہٰذا جن حضرات کو منظور ہو
تو مشتہر سے طلب فرمائیں اور اشاعت
اسلام بامریکہ کی نسبت خط وکتابت بھی
مشتہر سے ہونا چاہیے۔

المشتہر بدرالدین عبداللہ کوئز
جابلی محلہ بمبئی